



سوال

میں جوان ہوں اور میرا ایک لڑکی سے نکاح ہوا اور عدالت میں لکھا جا چکا ہے، لیکن کچھ عرصہ بعد میں نے محسوس کیا کہ ہم اٹھنے زندگی بسر نہیں کر سکتے، اس لیے اس سے علیحدگی کا فیصلہ کیا، یہ علم میں رہے کہ ابھی ہماری رخصتی نہیں ہوئی تھی، لیکن کسی ایک بار ہم نے اکیلے میں خلوت ضرور کی تھی سوال یہ ہے کہ خاندان نے بیوی کو جو سونا اور تحفے تحائف اور مہر معجل اور غیر معجل وغیرہ کا حکم کیا ہوگا اسے کیلینے کا حق ہے اور کیا نہیں لے گی؟

جواب

الحمد للہ

اگر آدمی نے بیوی کو دخول و رخصتی سے قبل طلاق دے دی اور وہ اس سے خلوت کر چکا ہو، یعنی وہ دونوں ہی تھے اور انہیں کوئی مرد یا عورت یا تمیز کرنے والا بچہ نہیں دیکھ رہا تھا تو بیوی کو پورا مہر دینا لازم ہے، چاہے وہ معجل ہو یا غیر معجل، جمہور فقہاء کا مسلک یہی ہے، اور امام طحاوی نے خلفاء راشدین وغیرہ صحابہ کا اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" میں رقمطراز ہیں:

"اس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ: اگر عقد صحیح کے بعد مرد اپنی بیوی سے خلوت کر لے تو بیوی کو پورا مہر دینا ٹھہرے گا، اور بیوی عدت بھی گزارے گی، چاہے وطی نہ بھی کی ہو، خلفاء راشدین اور زید اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی مروی ہے

اور علی بن حسین اور عروہ اور عطاء اور زہری، اوزاعی اور اسحاق اور اصحاب الرائے کا بھی یہی قول ہے، اور امام شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے

قاضی شریح، شعبی، طاووس، ابن سیرین، اور امام شافعی کا جدید قول یہی ہے کہ وطی کی صورت میں ہی عورت کے لیے مہر لازم ٹھہرے گا، ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی بیان کیا جاتا ہے

ہماری دلیل اجماع صحابہ ہے، امام احمد رحمہ اللہ اور اثرم نے اپنی سند کے ساتھ زرارة بن اونف سے بیان کیا ہے کہ:

"خلفاء راشدین کا فیصلہ تھا کہ: جس نے دروازہ بند کر لیا اور پردہ گر لیا تو مہر واجب ہو جائیگا، اور عدت بھی واجب ہوگی

اور اثرم نے احنف سے یہ بھی روایت کیا ہے: عمر اور علی اور سعد بن مسیب اور زید بن ثابت کا قول ہے کہ: اس عورت پر عدت ہوگی اور اسے پورا مہر ملے گا

یہ فیصلے مشہور ہے، اور صحابہ کے دور میں اس کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی، اس طرح یہ اجماع ٹھہرا

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو لوگوں نے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے "انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (191/7).

مزید آپ الموسوعۃ الفقھیۃ (272/19) کا بھی مطالعہ کریں

آپ نے جو اپنی منکوحہ کو تحفے اور ہدیے دیے ہیں ان میں آپ کا کوئی حق نہیں؛ کیونکہ ہدیہ اور تحفہ واپس لینا حرام ہے، اور پھر طلاق تو آپ نے دی ہے، بیوی نے تو طلب نہیں کی



مجلس البحث والدراسات
مہدث فتویٰ

لیکن بیوی نے جو تحفے اور ہدیے آپ کو پیش کیے ہیں وہ انہیں واپس لینے کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتی ہے؛ کیونکہ اس نے تو یہ نکاح باقی رکھنے کی امید سے پیش کیے ہیں، اور اگر آپ نے اسے طلاق دے دی ہے تو اسے واپس لینے کا حق ہے

مزید آپ سوال نمبر (150970) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم .

اسلام سوال و جواب

181084